اتحاد مذاہب

جلد ۱۰ کوکب ہند ۔ مارچ ۱۹۳۲ء نمبر ۳

اتحاد مذاہب

(حصّہ دوم)

ویدک دھرم ۔ اسلام ۔ مسیحیت ۔ پارسی مذہب سب میں ایک ہی نور حقیقت جلوہ گر ہے ۔ وید مقدّس ۔ قرآن مجید ۔ ہولی بائبل وساتیر آسمانی ۔ سب کے متفقہ بیانات میں سے تسلّی بخش نمونے دکھائے گئے ہیں تاکہ جیسے یہ سب پاک کتابیں متحد ہیں ویسے ہی ان کے ماننے والے ہندو ۔ مسلمان ۔ عیسائی ۔ پارسی متحد اور ایک دِل ہو جائیں اور ملک میں امن و آسایش ۔ ترقی و بہبودی کا دور دورہ ہو

(مطبوعہ جیّد پریس دہلی)

وید اور قرآن کا اتحاد

حقیقت ایک روح ہے جو مختلف صورتوں میں جلوہ گر ہے۔ ایک ہی مفہوم ہے جسے مختلف الفاظ سے بیان کیا جاتا ہے۔ آپ سورج کہیں یا آفتاب۔ خورشید کہیں یا سوریہ۔ شمس کہیں یا سن مراد ایک ہی ہے۔

آفتاب حقیقت کی کرنیں عالم ہستی میں ہر جگہ پھیلی ہوئی ہیں۔ کوئی ملک۔ کوئی قوم۔ کوئی دل و دماغ ان کی روشنی سے محروم نہیں۔ اپنی اپنی استعداد کے مطابق تمام چھوٹے بڑے آئینے حتّٰی کہ درودیوار پتھر۔ کنکر بلکہ ہر ذرّہ اسی سے روشنی پا رہا ہے۔

آفتاب حقیقت قدیم ہے۔ وہ ازل سے ابد تک چمک رہا ہے۔ ہر قوم میں اس کی تجلیات جگمگا رہی ہیں مگر باینہمہ آفتاب اپنے نئے نئے دوروں میں نئی نئی کرنیں چھوڑتا رہتا ہے جو دنیا کو ایک نئی روشنی سے منور کر دیتی ہیں۔ کرنیں بے شمار ہیں۔ مگر سورج ایک ہی ہے دور سے۔ بست میں لیکن خورشید ایک ہی ہے۔ مطلع مختلف

ہیں پر طلوع ہونے والا آفتاب ایک ہی ہے۔

جو آنکھیں آفتاب پر نظر رکھتی ہیں وہ ہر مطلع اور ہر دور سے میں اُسے پہچانتی ہیں۔ اقوام عالم میں جو لوگ نورِ حقیقت سے منوّر ہوتے ہیں وہ تمام مشارق میں ایک ہی آفتاب کا جلوہ دیکھتے ہیں۔ آج دورِ حاضر میں خدائی تعلیمات نے دنیا کو بڑی قوت کے ساتھ مرکزِ حقیقت کی طرف متوجہ کر دیا ہے۔ اب ہر ملک اور ہر قوم کے لوگ روز بروز وحدت کی طرف قدم اٹھائے چلے آ رہے ہیں۔ مذاہب عالم کی مختلف مقدس کتابیں کھلی ہوئی ہیں۔ اور اشتراکِ حقیقت کا انکشاف زیادہ سے زیادہ ہوتا جا رہا ہے دنیا میں بہت سی انجمنیں اسی مقصد کے لئے قائم ہیں جو اپنا کام بڑی خوش اسلوبی سے کر رہی ہیں لوگوں کی آنکھوں پر سے پردے اٹھتے ہیں۔ سب کی نظریں ایک ہی جلوہ حقیقت کو دیکھتی ہیں۔ کوکب ہند نے اس سلسلہ میں جو مضامین شائع کئے ہیں وہ بہت ہی پسند کئے گئے ہیں۔ ہر قوم کے روشن خیال علما و فضلاء ان مضامین کو پڑھ کر مسرت کا اظہار فرماتے ہیں۔ قرآن اور وید کی یگانگت پر بھی کئی بار کوکب ہند میں مضامین نکل چکے ہیں۔ اسی سلسلہ میں آج کا یہ مضمون " وید قرآن کا اتحاد " بھی ہدیۂ ناظرین کرام ہے۔

۱

قرآن مجید میں فرمایا کلوا من الطّیبات واعملوا صالحاً پاکیزہ کھانے کھاؤ اور اچھّے کام کرو۔ اور فرمایا ہے کونوا مع الصادقین کہ تم راستگار لوگوں کے ساتھ رہو یعنی ایسے لوگوں کی معیّت اختیار کرو۔ جو سچّا علم و عمل رکھتے ہوں۔

اسی مقدس حکم کو وید میں یوں ظاہر کیا گیا ہے کہ " عالموں اور عالموں کی سنگت سے پوتر ہو۔ پاکیزہ بھوجن کھاؤ اور ریاضت کرو (یجروید ادھیائے ۷۔ منتر ۲۱)

۲

قرآن مجید میں عادل حکومت وقت کی اطاعت فرض ٹھرائی ہے اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ خدا پیغمبر اور اپنے حکّام وقت کی اطاعت کرو۔

اسی بات کو وید میں یوں کہا کہ۔ " تمام پرجا راجہ کی اطاعت کرے " یجروید ادھیائے ۷ منتر ۱۷)

۳

قرآن مجید میں نیک اور خدا ترس ہستیوں کی طرف اشارہ کرکے حکم دیا ہے کہ واتبّع سبیل من اناب الیّ۔ میری طرف جھکنے والوں کی

راہ اختیار کر اُولٰئک الذین ہداہم اللہ فبہدٰہم اقتدہ" یہ وہ لوگ ہیں جو خدا کی جانب سے ہدایت یافتہ ہیں۔ تو بھی ان کی پیروی کر۔ انسان کے لیئے سچّے لوگوں کا نمونہ بہت ہی مفید ثابت ہوتا ہے۔ وید میں بھی یہی حکم دیا گیا ہے کہ

"جس دھرم مارگ پر عالم باعمل چلتے ہیں اسی مارگ پر تم بھی چلو" (یجروید ادھیائے ۹۔ منتر ۱۸) "تو اس قسم کے بڑے بڑے وِدوان جو پہلے یگ میں ہو چکے ہیں ان کی تقلید کر (ادھیائے ۱۲۔ منتر ۱۱۱)

۴

قراٰن مجید میں فرمایا انظروا ماذا فی السمٰوات والارض آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اُسے دیکھو اور غور کرو۔ یتفکرون فی خلق السمٰوات والارض۔ عقلمند لوگ خدا کی خلقت کے بارے میں سوچتے رہتے ہیں۔ وید میں اسی بات کا صاف حکم دیا ہے کہ

"ایشور کی پیدا کی ہوئی سرسٹی کے بارے میں بات چیت کرو" (یجروید ادھیائے ۸۔ منتر ۵۶)

۵

قراٰن مجید میں فرمایا وما من دابۃٍ فی الارض الا علی اللہ رزقہا

زمین پر جتنے چلنے رینگنے والے جاندار ہیں ان کو روزی پہنچانا خدا کا ہی کام ہے۔ اسی بات کو وید میں یوں کہا گیا ہے۔

"اس کائنات میں جس قدر جیو جنتو اور کیڑے مکوڑے رینگنے والے حشرات الارض ہیں پرماتما ان سب کو روزی دیتا ہے" (یجر وید ادھیائے ۱۲۔ منتر ۶)

۶

قرآن مجید میں فرمایا اولم یروا انا خلقنا لھم مما عملت ایدینا انعاما فھم لھا مالکون۔ کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے اپنے دست قدرت سے ان کے لئے چوپائے جانور بنائے ہیں جن کے یہ لوگ مالک ہیں۔ اسی طرح وید میں اپنے اس احسان کو یاد دلا کر اپنی عبادت کی طرف یوں بلاتا ہے۔

"جس نے گاؤں کے پشوؤں کو رچا ہے تم سب اسی پرماتما کی حمد و ثنا کرو" (یجر وید۔ ادھیائے ۱۴۔ منتر ۲۹)

۷

قرآن مجید میں فرمایا وَقُولُوا للناس حُسناہ و قولوا قولاً سدیداً تم لوگوں سے خوبی اور شائستگی سے گفتگو کیا کرو۔ سچ بولا کرو وید میں ارشاد فرمایا ہے۔

"تم لوگوں کا کلام انکساری اور بردباری والا ہو۔ تم ہمیشہ ہی سچ بولو" (یجروید۔ ادھیائے ۹۔ منتر ۱۲)

۸

قرآن مجید میں فرمایا: وعباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض ہونًا خدا کے نیک بندے تو زمین پر امن وامان کی چال چلتے ہیں۔ اور فرمایا لا تقتلوا اولادکم تم اپنے بچوں کو قتل نہ کرو۔ وید میں فرمایا۔

"اپنے بچوں یا دوسرے پرانیوں کو مت مارو اور اس زمین پر امن وامان سے زندگی بسر کرو" (یجروید۔ ادھیائے ۵۔ منتر ۱۷)

۹

دین کی غرض وغایت یہی ہے کہ انسان اپنے مبداً حقیقی اپنے معبود ومقصود کی طرف چلے۔ تمام نیک اعمال کا بہترین مدعا اور ثمرہ یہی ہے لاآلہ الا اللہ کے اقرار میں یہ نصب العین بھی ہے کہ لا مقصود الا اللہ۔ مومن کا مقصد حقیقی خدا ہی ہے اس کے سوا کوئی اصلی مقصود ومطلوب نہیں ہے۔ قرآن مجید اور کتب مقدسہ میں تمام تعلیمات کی چوٹی پر اسی مقصد کا پھریرا لہرا رہا ہے۔ اس مطلب کو وید مقدس میں کس صفائی اور سادگی سے یوں بیان کیا گیا ہے۔

"تو ایک مہان شکتی پرمیشور کو ہی اپنی زندگی کا مقصد بنا"

(یجروید- ادھیائے ۱۳- منتر ۲)

"مشتے نمونہ از خروارے" وید کی تعلیمات کو قرآن کریم سے ملا کر دکھایا گیا ہے۔ ابھی بہت کچھ ہے جو حسب ضرورت آیندہ بھی پیش کیا جائے گا۔ بلکہ ایک مستقل کتاب "وید بانی" کے نام سے لکھنے کا ارادہ ہے اِس وقت جو باتیں بتائی گئی ہیں ان سے ایک باہوش انسان بہت کچھ نتائج اخذ کر سکتا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ اگر قرآن اور وید کے ماننے والے علماء و فضلاء تعصب سے پاک ہو کر غور کریں تو انہیں ان دونوں مقدّس کتابوں کی تعلیمات میں بہت کم جزئی اختلاف نظر آئیگا۔ بہت حد تک باہمی غلط فہمیوں کے باعث اختلاف کی خلیج وسیع ہو رہی ہے

ہم آج خدا کے حکم سے تمام اہل مذاہب کو باہمی غلط فہمیاں دور کر کے متحد ہو جانے کی دعوت دیتے ہیں۔ اب محبت کا دور ہے اتحاد کا وقت ہے میل ملاپ کا زمانہ ہے۔ اپنے اپنے مقدس مذاہب کے ثمرات حاصل کرتے ہیں تو اس پاک دعوت کو قبول کیجئے۔

اتحاد تمام بیماریوں کا واحد علاج ہے۔ جو لوگ اتحاد کو ناکام کرنا چاہتے ہیں وہ خود ناکام ہونگے۔ وہ اس مریض کی مانند ہیں جو حکیم سے بغض و کینہ رکھتا ہو اور دوا سے دشمنی۔ اس کا انجام ظاہر ہے۔ کہ کیا ہوتا ہے۔ ہاں اتحاد میں ہی شفا ہے۔ اور اتحاد بہت بڑا افضل خدا ہے

قرآن اور وید کی ایکتا پر بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ مگر ہم بطور نمونہ چند باتیں لکھتے ہیں:۔

یجروید پہلا ادھیائے پہلا منتر "ہے پرماتمن! آپ ہم کو مختلف قسم کے اناج۔ پانی۔ دھن۔ دولت اور نیک اوصاف کے دینے والے ہیں" اسی مضمون کو قرآن مجید میں یوں بیان فرمایا گیا ہے "ہو الذی اصبغ علیکم نعمۃ ظاہرۃ و باطنۃ" کہ اے بندو خدا ہی نے تمہیں ظاہری اور باطنی نعمتوں سے مالا مال کر دیا ہے۔ پھر وید میں خدا سے عرض کی گئی ہے کہ ہم (انسان) آپ سے اعلیٰ علم کی تحصیل کی خواہش کرتے ہیں۔

قرآن مجید بھی ایسی دعا کا حکم دیا ہے "قل رب زدنی علماً" تم دعا کرتے رہو کہ اے پروردگار! ہمیں زیادہ سے زیادہ علم عطا فرما۔ پھر اسی منتر میں انسان خدا سے کہتا ہے کہ "اور تمام کاموں میں ہم آپ سے سہاتیا اور آپ کا سہارا چاہتے ہیں"۔ یہ مضمون بالکل وہی ہے جو قرآن کی پہلی سورۃ فاتحہ میں سکھایا گیا ہے "ایاک نعبد و ایاک نستعین ہ" کہ "اے خدا ہم تیری ہی پوجا کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں"۔

یجروید پانچواں ادھیائے منتر ۳۶ میں آتا ہے "اے دھرم کے مارگ پر چلانے والے نورکل پرماتمن! آپ ہمیں اس دھرم کے مارگ پر چلائیں کہ جس پر چلکر تیرے برگزیدہ بندے تیرے اشیرباد کو پاتے اور مکتی

کے سکھ کے ادھکاری بنتے ہیں۔" اسے خالق کائنات! آپ ہمیں سیدھے راستے پر چلا، جس پر چلکر آپ کے صالح اور عالم باعمل سب قسم کے دکھوں سے نجات پاتے اور تیری نعمتوں کو حاصل کرتے ہیں (یجروید ادھیائے ۴۔ منتر ۲۹)

یہ دعا بعینہ وہی ہے جو سورت فاتحہ کی اس آیت میں ہے اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم اسے خدا ہمیں سیدھی راہ پر چلا۔ ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے اپنا انعام کیا مضمون بالکل ایک ہے مضمون کا طرز ادا بھی دونوں جگہ ایک ہی ہے۔ سورۃ فاتحہ کی آخری آیت یہ ہے غیر المغضوب علیہم والا الضالین ہ جس میں یہ کہا گیا ہے کہ جن پر غضب خدا ہوا اور جو ہدایت یافتہ لوگوں کے خلاف گمراہ ہیں ان کی چال سے ہمیں بچائے رکھ۔

یجروید پانچواں ادھیائے منتر ۴۲ میں انسان خواہش ظاہر کرتا ہے کہ میں کبھی عالموں کے مخالفوں کو چھوڑ کر عالموں کے پاس جاؤں۔" اس منتر میں بھی اسی خواہش کا اظہار انسان کو سکھایا گیا کہ وہ اچھے لوگوں کے نمونہ پر چلے اور بُرے لوگوں کے چال چلن سے بچتا رہے۔ یہی قرآن مجید کا مقصد ہے۔

یجروید پہلا ادھیائے منتر ۳۱ میں بالفاظ صریح صرف خدا کو حمد و ثنا

کے لائق" یوجا کئے جانے کے قابل" کہا گیا ہے۔ یہ وہی بات ہے جو سورت فاتحہ کے الفاظ "الحمد للہ رب العالمین" اور "ایاک نعبد" میں بیان ہوئی ہے۔

وید کے ان بیانات سے تقریباً سورہ فاتحہ کے سارے مضمون کی مطابقت ہو گئی۔ اس سے انصاف پسند لوگ بہت کچھ حقیقت کی طرف قدم بڑھا سکتے ہیں۔ اور انھیں چاہیئے کہ جلد آگے قدم بڑھائیں فسادات نے ہندوستان کو تباہ کر دیا ہے۔ عداوت و نفرت کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ ہندو۔ مسلمانوں کو بالکل گمراہ اور ملیچھ سمجھتے ہیں۔ مسلمان ہندوؤں کو مجسم بطلان اور ناپاک قرار دیتے ہیں کیونکہ ان دونوں میں سے ایک صرف اپنے کو سچائی اور پاکیزگی کا مالک سمجھتا ہے جس کی اصل بنیاد اسی امر پہ ہے کہ صرف اپنے دین کو ٹھیک اور بس اپنے آپ کو خدا کا لاڈلا خیال کرتا ہے۔ اور دوسرے دین دھرم کو سراسر جھوٹ خدا کے مخالف جانتا ہے۔ اور جب یہ علم حاصل ہو جائے گا کہ اصل میں دونوں دین حقیقتاً ایک ہی ہیں تو دوئی مٹ جائے گی۔ نفرت دور ہو جائے گی۔ دل مل جائیں گے۔ ہاں ہاں ایسا ہی ہو کر رہے گا۔

وحدتِ حقیقت

اور

قرآن - بائبل - وید - دساتیر

ربّ العالمین کی ربوبیت جہاں انسان کی ظاہری وجسمانی پرورش کرتی ہے وہاں باطنی اور روحانی پرورش بھی کرتی رہتی ہے۔ چنانچہ اسی ربوبیت الٰہی نے دنیا میں دین حق، انسان کی کامل فلاح کے لئے ظاہر فرمایا ہے۔ وہ فرماتا ہے وماکنّا عن الخلق غافلین۔ کہ ہم اپنی مخلوق سے غافل نہیں۔ انّ علینا للھدٰے کامیابی وفلاح کا صحیح راستہ بتایا ہمارا ذمہ ہے۔

دین حق جسے ربّ العالمین نے بندوں کی بہبودی کے لئے ظاہر فرمایا وہ نوع انسان کے ساتھ ساتھ چلا آتا ہے۔ حتیٰ کہ دین حق کی روح انسانی فطرت میں ایسی ودیعت رکھی گئی ہے کہ اگر غلطیوں اور نادانیوں کی گرد وغبار جمع نہ ہو تو ہر انسان نور کا پتلا اور کمالاتِ فطرت کا چمکتا ہوا ستارہ ہو جائے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ

ولقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم	ہمنے انسانونکو بہترین حالت فطرت بخشی ہے

ربّ العالمین کا یہ فیض ربوبیت تمام انبیائے کرام علیہم السّلام کے ذریعہ دنیا کو پہنچتا رہا ہے جب ایک نبی کی تعلیم کو لوگ عملاً بھول جاتے تھے تو خدا تعالےٰ اور نبی بھیجدیتا تھا ۔ یا انسانی ضروریات وحالات بدلنے پر احکام بدلنا قرین حکمت ہو جاتا تھا تو دوسرے احکام خداوندی انسانوں کو پہنچ جاتے تھے ۔ جیسے طبیب دانا، مریض کے حالات کے مطابق نسخہ بدلتا چلا جاتا ہے ۔ اگرچہ اصول علاج اور مقصد علاج ایک ہی ہے یعنی انسانی صحت ۔ لیکن جزئیات علاج کا تبدیل ہونا عین حکمت ہے ۔ پس دین حق ایک زندہ اور مسلسل تحریک ہے ۔ جو تمام جہان پر چھائی ہوئی ہے اور فطرت کی قوت سے سارے اہل جہان کے دلوں میں گھر کئے ہوئے ہے ۔ خالق فطرت فرماتا ہے کہ

فطرۃ اللّٰہ التّی فطر النّاس علیہا لاتبدیل لخلق اللّٰہ ذالک الدین القیمّ ولکنّ اکثر النّاس لا یعلمون	خدا کی وہ فطرت جسپر لوگونکو اُسنے خلق فرمایا ہے بدل نہیں سکتی ۔ یہی دین قیّم دائمنٹ شریعت اہے مگر بہت لوگ اس حقیقت سے ناواقف ہیں

دین فطرت کے اصول ہر ملک اور ہر قوم میں مقبول ومسلّم ہیں ۔ تمام قوموں کے بزرگوں اور مقدّس کتابوں نے انہیں اصول فطرت کی جانب دنیا کو لانا چاہا ہے ۔ اِس لئے اصولِ تعلیماتِ مذاہب عالم ایک عام اور

مشترکہ صداقت ہیں۔ جو مختلف مذاہب میں رشتہ اتحاد پیدا کرنے کا بہت بڑا پیغام ہیں۔ ذیل میں دنیا کی بعض الہامی کتابوں سے صفات خداوندی کے متعلق چند حقائق پیش کئے جاتے ہیں جو وحدت حقیقت کی طرف رہبری کر رہے ہیں۔

ہستیِ باری

تمام مذاہب کا نقطۂ مرکزی اور اصل الاصول خدا کی ہستی کا اقرار ہے چنانچہ ہر الہامی کتاب میں اِس مضمون کو بہت سے عقلی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ مختصر طور پر ہم قرآن مجید۔ بائبل۔ دساتیر۔ وید سے اس حقیقت کو نمایاں کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے۔

ان فی السمٰوات والارض واختلاف الیل والنہار لاٰیاتٍ لاولی الالباب۔	آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں رات دن کے پے در پے آنے جانے میں عقلمندوں کے لئے بہت سے دلائل ہیں۔

مسیحیوں کے یہاں یہی بات یوں بیان ہوئی ہے کہ "اس کی ان دیکھی صفتیں یعنی ازلی قدرت اور الوہیت دنیا کی پیدائش کے وقت سے بنائی ہوئی چیزوں کے ذریعہ صاف نظر آتی ہیں" (رومیوں ۱:۲۰)

(19/2) پارسیوں کی کتاب میں آتا ہے :-

دانستنی است خدائے ہست و یکتا است (مجموعہ دساتیر صفحہ ۴۸)	یہ بات جاننی چاہیئے کہ خدا ہے اور وحدہٗ لاشریک ہے۔
ہر چیزے از شیدش ہویدا و از فروغش پیدا و از پرتوش ہستی پذیرد (مجموعہ دساتیر صفحہ ۴۵)	ہر چیز اسی کے نور سے روشن ہے اسی کی تجلّی سے ظاہر ہے اسی کے اثر قدرت سے موجود ہے۔

وید میں کہا گیا ہے کہ :-

"بوقلموں کائنات اسی پرماتما کی عظمت کا مظہر ہے" (یجروید 21/3)

"تمام جڑ (غیر ذی شعور) اور چیتن (ذی شعور جگت (خلقت) اس کی قدرت کا ادنیٰ کرشمہ ہے" (یجروید 31/4)

"سورج چاند ستارے جو کہ آکاش میں قایم ہیں وہ اسی کی ہستی کا ثبوت دے رہے ہیں (یجروید 13/2)

پس ہستی باری کا اہم ترین مسئلہ سب کا مسئلہ ہے اور سب کتابوں نے اس کی طرف رہبری کی ہے۔ گویا چاروں طرف سے اشارہ کرنے والے ہاتھ ایک ہی سمت کو اٹھ رہے ہیں

توحید الٰہی

قرآن مجید کا ارشاد ہے

والٰھکم الٰہ واحد لا الٰہ الا ھو الرحمٰن الرحیم (بقرہ ایت ۱۵۸)	تمہارا خدا ایک خدا ہے۔ اس رحمٰن رحیم کے سوا کوئی خدا نہیں
ولم یکن لہٗ شریک فی الملک (فرقان ۳)	خدا کا کوئی شریک نہیں اور
ولم یکن لہٗ کفواً احد (اخلاص ۴۰)	اس جیسا کوئی نہیں۔

بائبل کہتی ہے۔ "سن اے اسرائیل خدا وند ہمارا خدا اکیلا خداوند ہے۔" (استثناب ۶ ۴)

میں خدا ہوں اور کوئی دوسرا خدا نہیں۔ میں خدا ہوں اور مجھسا کوئی نہیں (یسعیاب ۴۶ ۹)

دساتیر میں فرمایا کہ :۔

یکے است نہ یکشمار۔ ہمتا ندارد و ہمتائے او را ہستی نیست (مجموعہ دساتیر صفحہ ۶۹)	خدا ایک ہی ہے۔ اور اسکی وحدت عددی نہیں وہ اپنا شریک و مثل نہیں رکھتا۔ اسکے ہمسر کا وجود ہی نہیں ہے۔

وید کہتا ہے۔ "وہ ایک ہی پرماتما ہے" (یجروید ۲۳/۱) "وہ وحدہٗ

لاشریک ہے" (یجروید ۲۵/۱)

"اے پوجا کے لائق ایشور آپ کا سوروپ لاثانی ہے۔ کوئی دوسرا دیوتا آپ کا شریک نہیں" (۳۳/۹)

مذکورہ بالا احوالوں سے عیاں ہے کہ سب کتابیں اپنی اپنی زبان میں توحید الٰہی کی تعلیم دے رہی ہیں گویا مختلف اُستاد اپنے اپنے شاگردوں کو ایک ہی کتاب حقیقت کا درس دے رہے ہیں۔

مسئلہ قِدم

خدا تعالےٰ اپنی ذات و صفات میں قدیم ہے۔ یعنی ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ رہے گا۔ نہ اس کا آغاز ہے نہ اختتام وہ ازلیّت و ابدیّت کا مالک ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں فرمایا۔

ھو الاوّل والآخر والظاھر والباطن خدا ہر اوّل سے اوّل اور ہر آخر سے آخر اور وہی ظاہر و باطن ہے۔

بائبل کہتی ہے۔ پیشتر اس سے کہ پہاڑ پیدا ہوتے اور زمین کو تو نے

بنایا ازل سے ابد تک تو ہی خدا ہے۔ (زبور ۹/۴)

دساتیر میں فرمایا کہ :-

جز آغاز و انجام صفحہ ۳
نخست ور نخست گراں و آغازگر آغاز وراں ۵۶
نخستان نخستہ آغازان آغاز
کہ نخست ندارد
ندارد آغاز آں یافتہ نشود جاوید
انجام است (صفحہ ۴۶)

خدا کا شروع اور ختم نہیں وہ ازلی ابدی سرمدی ہے ہر ابتدا رکھنے والی چیز کا آغاز اُسی نے کیا ہے سب پہلے سے پہلا۔ ہر ابتداء کی ابتداء جسکی خود ابتدا نہیں ہو آغاز نہیں ہو۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ سے رہا ہے۔ رہتا ہے۔ رہے گا۔

وید کہتا ہے کہ :-

وہ وحدہٗ لاشریک ہے۔ سورج چاند اسی کے سہارے پر ہیں۔ اِس کائنات کے حالتِ کثیف میں آنے سے پہلے وہ موجود تھا (یجروید ۱۳/۴)

"وہ پہلے کلپوں میں بھی ظاہر تھا وہ آگامی کلپوں میں بھی ظاہر رہے گا" (یجروید ۳۲/۴)

اب روشن ہے کہ تمام پاک روحوں کے گوش ہوش خداوند قدیم کی صوت سرمدی سُن رہے ہیں۔ اور مختلف کتابوں کی زبانیں

اپنی اپنی اداہیں وہی ندائے ازلیّت اور صدائے ابدیّت بلند کر رہی ہیں جو اپنی حقیقت ہیں واحد اور لازوال ہے۔

خدا حاضر ناظر ہے

قرآن مجید میں فرمایا

ویعلم ما فی البرّ والبحر وما تسقط من ورقۃ الّا یعلمہا ولا حبۃٍ فی ظلمٰت الارض (انعام ۶۰)	خدا تعالیٰ تمام خشکی و تری کی چیزوں کو جانتا ہے اور درخت سے گرنے والا کوئی پتہ اور نہ خاک چھپا ہوا کوئی دانہ اسکے علم سے باہر نہیں۔
انّ اللہ لا یخفٰی علیہ شئی فی الارض ولا فی السّماء (آل عمران ۲)	خدا سے آسمان و زمین کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔
اینما تولوا فثمّ وجہ اللہ (بقرہ)	جدھر تم منہ پھیرو اسی طرف خدا ہے۔

بائبل میں ہے۔ اگر میں آسمان کے اوپر چڑھ جاؤں تو تو وہاں ہے۔ اگر میں پاتال میں اپنا بستر بچھاؤں تو دیکھ وہاں تو ہے۔ (زبور ۱۳۹ ؍ ۸)

دساتیر میں فرمایا:۔

ہستی نزد دانش او یکبارہ یے ماں و	تمام کائنات اسکے علم میں بلا تاخیر کے عیاں ہے

ہنگام پیدا است و براو ہیچ چیز پوشیدہ نیست (صفحہ ۳)

اس پر کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے۔

دانشِ یزداں دانشی است کہ پیش ازان نادان نبودہ و از اندیشہ دور است ریزہ دانہ در ہستی نیست کہ برآن آگاہ نباشد (صفحہ ۴۹)

خدا کا علم قدیم ہے کہ پہلے کبھی وہ بے علم نہ تھا۔ سوچ فکر سے دور ہے عالم ہستی میں ایک دانہ بھی ایسا نہیں جس سے خدا باخبر نہ ہو۔

وید کہتا ہے "اے انسانو! پرمیشور حاضر ناظر ہے (یجروید ۱۷/۱۹)

"پرماتما نورِ کُل ہے۔ چاروں طرف یکساں سرویاپک ہے۔ جس طرف تم منہ پھیرتے ہو اسی طرف اس کا منہ ہے" (یجروید ۳۲/۴)

ان بیانات سے آشکار ہو گیا کہ علم و بصیرت رکھنے والے سب لوگ خدا کے علمِ محیط کا یقین رکھتے ہیں۔ اور سب انسانوں میں اسی نور کو پھیلانا چاہیتے ہیں۔ خدا کے حاضر ناظر ہونے کا اعتقاد مذہب کا ایک مضبوط ستون اور انسانی اصلاح کا بہت بڑا محرک ہے۔ لہذا سب لوگوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے خدا کو سامنے دیکھتے ہوئے۔ بری باتوں سے پرہیز کریں۔ اور حقیقی کمالات میں ترقی کرتے رہیں۔

شریعتِ محبّت

پریم کی بنسری

محبّت وہ کشش ہے جو دلوں کو ملاتی ہے۔ محبّت وہ تریاق ہے جس میں ابدی زندگی ہے۔ محبت وہ کمال ہے جس سے ہزاروں کمالات پیدا ہوتے ہیں۔ محبّت وہ نور ہے جو دنیا کی روشنی کا باعث ہے۔ محبّت وہ حکومت ہے جو کبھی نہیں مٹتی۔ محبّت وہ روح ہے جس سے تمام عالم زندہ ہو رہا ہے۔ محبت وہ دین ہے جو سب دینوں کا عطر ہے۔ محبت وہ جوہر ہے جو انسانیت کی حقیقت ہے۔ محبت وہ فضا ہے جس میں انسانی دلوں کے پرند بلند پرواز ہو کر مسرّت کے نغمے گاتے ہیں۔ محبت وہ سمندر ہے جس کی لہروں سے سارے جہان میں خوشی کی موجیں اُٹھ رہی ہیں۔ محبّت وہ دولت ہے جس کے ہوتے ہوئے انسان بڑے بڑے خزانوں سے بے پرواہ ہو جاتا ہے محبّت وہ نشہ ہے جو عقل کو دوبالا کر دیتا ہے۔ محبت وہ آواز ہے جو دور سے دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ محبت وہ رسّی ہے جو نظر

نہیں آتی مگر بڑے بڑے سرکش انسان اور بھاگنے والے وحشی جانور بھی اس کے اشارے سے کھنچے چلے آتے ہیں۔ محبّت وہ مرکز ہے جو ہمیشہ سے ہمیشہ تک سب ملکوں سب قوموں سب ملّتوں۔ سب جسموں سب روحوں کے لئے شمع ہدایت ہے سب جس کے گرد پروانوں کی طرح گھوم رہے ہیں۔ دین اور دھرم کی بنیاد محبت ہے۔ اگر سب دھرموں کی اصلی رُوح کو ایک مختصر لفظ میں بتانا چاہیں تو کہنا پڑیگا کہ وہ محبّت ہے۔ ہر ایک مقدس کتاب محبت کی تعلیم دیتی ہے۔ ہر ایک پیغمبر یا اوتار محبّت کی طرف پکارتا ہے۔ ہر ایک تحریک محبّت کے ستون پر قایم ہو کر کھڑی ہو سکتی ہے۔ ہر ایک قوم محبّت کر کے ہی زندہ رہ سکتی ہے ہر ایک خاندان محبّت ہی سے آباد رہتا ہے۔ ہر ایک شخص محبت ہی سے خوش و خرّم رہ سکتا ہے ورنہ عداوت میں تو جلنے کڑھنے کے سوا اور کچھ نہیں

انسان کی فطرت میں یہ بات داخل ہے وہ اپنا سُکھ چاہتا ہے اور ظاہر ہے کہ انسان کو پورا پورا سکھ کبھی نہیں مل سکتا جب تک اس کے آس پاس سب معاملے ٹھیک نہ ہوں۔ سوا ایسے شخص کے کہ اس کی فطرت مُردہ ہو گئی ہو ہر ایک انسان اس بات کو پسند کریگا کہ وہ آرام سے رہے سُکھ پائے۔ پوری ترقی کرے تو دوسرے لوگ بھی چین

سے رہیں کامیابی حاصل کریں۔ یہی انصاف اور دھرم کا منشا ہے۔ خیال
تو فرمائیے کہ اگر لوگ سب خوش رہیں اور دوسروں کو خوش رکھیں تو
یہ دنیا کیسی آرام کی جگہ ہو جائے سب لوگ لطف اُٹھائیں اور جنّت
یا سورگ کے مزے پائیں۔

سب راستوں سے بڑا راستہ محبّت ہے۔ منزل مقصود
کو پہنچانے والی شاہراہ محبّت ہے۔ تمام دھرم اُسی کی پُکار مچاتے
ہیں۔ سب پاک کتابیں اِسی کی طرف بُلا رہی ہیں۔ اے پیارے اِنسانو!
سُنو! دیکھو دیکھو سنبھل کر سنو۔ کیسی پیاری آواز سنائی دیتی ہے۔

پریم کی بنسری بجتی ہے

ہمارے پیارے مالکِ جہان نے اپنی مخلوق میں جگہ جگہ اپنی اپنی
زبانوں میں مختلف زبانوں میں محبّت کی صدائیں بلند کی ہیں۔ پریم کے
سنکھ بجائے ہیں مگر سب کا مُدّعا ایک ہی ہے کہ ہم سب ایک ہو جائیں
محبّت سے گلے مِل جائیں۔ اُلفت سے ایک دوسرے کا ساتھ دیں۔
دوئی اور تفرقوں کو مٹا دیں۔ جھگڑوں کو بند کر دیں۔ جُدائی اور غیریت
کے پردے اٹھا کر ایک ہی محبت کے پلیٹ فارم پر آ بیٹھیں۔ یہی زندگی

کی روح اور روح کی زندگی ہے۔ آؤ ہم سب کان لگا کر مالک دو جہان کی پیاری پریم بھری آواز کو سنیں۔

وید پکار پکار کر کہہ رہا ہے

(اے انسانو!) تم سب لوگ آپس میں ایک دوسرے سے کہو ہمارا من اندریاں تمہارے لئے ہوں۔ جو ہمارا دھن ہے وہ تمہارے لئے ہو۔ جو ہماری بدھی یا کرم ہیں وہ تمہارے لئے ہوں۔ جو ہمارا علم ہے تم اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ جو ہمارا ہے وہ تمہارا ہو جو تمہارا ہے وہ ہمارا ہو۔" (یجروید۔ ادھیائے ۹۔ منتر ۲۲)

(اے انسانو!) پرماتما کی عبادت کرو۔ نیک اوصاف حاصل کرو۔ علم پڑھو۔ دولت کماؤ۔ یوگ کرو۔ اور آپس میں پیار سے رہو۔ (یجروید۔ ادھیائے ۱۰۔ منتر ۳۱)

تمام انسانوں کو علم پڑھنا چاہیئے اپنی صحت کا خیال رکھنا چاہیئے ایک دوسرے سے کسی قسم کی نفرت نہیں کرنی چاہیئے۔ سب کو ایک دوسرے کی سیوا کرنی چاہیئے۔ اور آپس میں پریم سے رہنا چاہیئے (یجروید۔ ادھیائے ۱۲۔ منتر ۵۰)

(اے انسانو! جو پرماتما میں تمام پرانی ماتر کو اپنی ہی طرح سُکھ دُکھ انو بھو کرنے والا سمجھتا ہے۔ پرماتما میں سب کو ایک ہی نظر سے دیکھنے والے اس یوگی کے لئے کاہے کا موہ اور کاہے کا شوک

(یجر وید۔ ادھیائے ۴۰۔ منتر ۷)

قرآن بار بار اعلان کر رہا ہے

کہ "خدائے رحمٰن کے پیارے بندے وہی ہیں جو زمین پر امن و امان کی چال چلتے ہیں۔ اگر ناداں لوگ ان کے منہ آتے ہیں تو بھی وہ سلامت روی کی باتیں کرتے ہیں"

اور "وہ زمین کے بسنے والوں میں سے کسی پر چڑھائی نہیں کرتے دنگہ فساد نہیں چاہتے۔

اور "وہ اپنے سے زیادہ دوسروں کی بھلائی چاہتے ہیں۔ وہ ایسے ہوتے ہیں کہ چاہے انھیں کتنی ہی تنگی ہو چاہے ان کی جان پر بن آئی ہو۔ پھر بھی وہ دوسروں کے فائدے کو مقدم رکھتے ہیں"

"جو کوئی ایک جان کو بھی ناحق مارتا ہے تو وہ ایسا ظالم ہے کہ گویا اس نے سارے جہان کے لوگوں کو مار ڈالا اور جو ایک جان کی حفاظت کرتا ہے تو گویا وہ تمام انسانوں کو زندگی بخشتا ہے"

(اے انسان!) تو برائی کے بدلے بھلائی کر۔ ایسا کرنے سے تیرا جانی دشمن بھی آخر دلی دوست بن جائے گا۔ اور یہ مقام بڑے مستقل مزاج انسانوں کو حاصل ہوتا ہے جو بہت اونچے رتبے کے مالک ہوتے ہیں۔"

بائبل بلند آواز سے کہتی ہے

"روح کا پھل محبّت۔ خوشی۔ اطمینان۔ تحمل۔ مہربانی۔ نیکی۔ ایمانداری۔ حلم۔ پرہیزگاری ہے۔ ایسے ایسے کاموں کی کوئی شریعت مخالف نہیں (گلیتون ۵-۲۲-۲۳)

اے عزیزو! آؤ ہم ایک دوسرے سے محبّت رکھیں کیوں کہ محبّت خدا کی طرف سے ہے۔ اور جو کوئی محبّت رکھتا ہے وہ خدا سے پیدا ہوا ہے اور خدا کو جانتا ہے۔ جو محبت نہیں کرتا وہ خدا کو نہیں جانتا۔"

خدا محبّت ہے۔ اور جو محبت میں قایم رہتا ہے وہ خدا میں قایم رہتا ہے اور خدا اس میں قایم رہتا ہے۔ اگر کوئی کہے کہ میں خدا سے محبّت رکھتا ہوں اور وہ اپنے بھائی (انسان) سے عداوت رکھے تو جھوٹا ہے۔ ہم کو اس کی طرف سے یہ حکم ملا ہے کہ جو کوئی

خدا سے محبّت رکھتا ہے وہ اپنے بھائی سے محبّت رکھے" (یوحنا-۴-۷ تا ۲۱)

رسول کہتا ہے۔ "اگر میں آدمیوں اور فرشتوں کی زبانیں بولوں اور محبّت نہ رکھوں تو میں ٹھنٹھناتا ہوا پیتل یا جھنجھناتی ہوئی جھانجھ ہوں اور اگر مجھے نبوّت ملی اور سارے بھیدوں اور کل علم کی واقفیت ہوئی اور میرا ایمان یہاں تک کامل ہوا کہ پہاڑوں کو ہٹا دوں اور محبّت نہ رکھوں تو میں کچھ بھی نہیں۔ اور اگر اپنا سارا مال غریبوں کو کھلا دوں یا اپنا بدن جلانے کو دیدوں اور محبّت نہ رکھوں تو مجھے کچھ بھی فائدہ نہیں۔ محبّت صابر ہے اور مہربان۔ محبت حسد نہیں کرتی۔ محبت شیخی نہیں مارتی۔ اور پھولتی نہیں۔ ناز یبا کام نہیں کرتی۔ بدکاری سے خوش نہیں ہوتی۔ بلکہ راستی سے خوش ہوتی ہے۔ سب کچھ سہ لیتی ہے۔ سب کچھ یقین کرتی ہے۔ سب باتوں کی امید رکھتی ہے۔ سب باتوں کی برداشت کرتی ہے۔ محبّت کو زوال نہیں" (کرنتھیوں ۱۳ باب)

حکم کا مقصد یہ ہے کہ پاک دل اور نیک نیت اور بے ریا ایمان سے محبّت پیدا ہو" (تمطاوس ۱-۵)

محبت اپنے پڑوسی سے بدی نہیں کرتی۔ اس واسطے محبّت

شریعت کی تعمیل ہے۔ (رومیوں ۱۳-۱۰)

اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور اپنے ستانے والوں کے لئے دُعا مانگو (متی ۵-۴۴)

جو کچھ کرتے ہو محبت سے کرو۔ کرنتھیوں ۱۶-۱۴)

خدا کا نیا کلام فرماتا ہے

(اے اہل بہار) تم سب اہل ادیان کے ساتھ ہنسی خوشی اور ملنساری سے زندگی بسر کرو۔ کہ وہ لوگ تمہارے اندر سے رحمٰن کی خوشبو محسوس کریں۔ خبردار! جاہلانہ تعصب تم پر اثر نہ کرے سب کا آغاز خدا ہی سے ہوا ہے اور سب اسی کی طرف لوٹ جاتے ہیں وہ تمام خلق کا مبدا و مرجع ہے"

لڑائی جھگڑے اور مار پیٹ اور ایسے سب کاموں سے جن سے دل رنجیدہ ہوں تمہیں کتاب میں منع کیا گیا ہے۔ جو کچھ تم اپنے لئے پسند نہ کرو دوسروں کے لئے بھی پسند نہ کرو۔ اور تم تکبر کرنے والوں میں سے نہ بنو۔ تم سب پانی سے پیدا کئے گئے ہو اور مٹی میں مل جاؤ گے۔ ذرا اپنے انجام کو سوچو اور ظلم کرنے والوں میں نہ بنو۔ لڑائی جھگڑے کا تو ذکر ہی کیا ہے تم کو تو یہاں تک حکم دیا جاتا ہے

کہ تم کسی کے ادنیٰ ملال کا بھی سبب نہ ہو۔ امید ہے کہ تم عنایت الٰہی کے درخت کے سایہ میں تربیت پاؤ۔ اور خدا کی مرضی کے مطابق عمل کرو۔ تم سب ایک ہی درخت کے پتّے اور ایک ہی دریا کے قطرے ہو۔

خدا کا دین اور مذہب اُس مالک قدیم کی مشیت کے آسمان سے محض اس لئے نازل ہوا ہے کہ ساری دنیا آپس میں اتحاد و اتفاق سے رہے (لہٰذا) تم اس دین کو آپس کے اختلاف اور نفاق کا سبب نہ بناؤ۔

اے ہر گروہ کے عقلمندو! غیریت کی طرف سے آنکھیں بند کر لو۔ اور سب کو ایک نظر سے دیکھو۔ وہ اسباب فراہم کرو جو ہر شخص کی راحت و آسایش کا ذریعہ ہیں۔ یہ بالشت بھر کی دنیا ایک وطن اور ایک مقام ہے۔ ایک دوسرے پر فخر کرنا چھوڑ دو کیوں کہ اِس سے آپس میں پھوٹ پڑتی ہے۔

قلمِ اعلیٰ نے ہر آیت میں محبت اور یگانگت کے دروازے کھولے ہیں۔ اس نے کہا ہے اور یہی بجا ہے کہ ہر مذہب سے خوشی اور سرور کے ساتھ ملو۔ اس کلمہ نے غیریت بیگانگی اور مخالف کے اسباب کو دور کر دیا اور دنیا کی ترقی اور آدمیوں کی تربیت کیواسطے

وہ باتیں بتائیں جو انسانوں کی تعلیم کا سب سے بڑا دروازہ ہیں۔ جو کچھ اس سے پیشتر پہلی ملّتوں کی زبان وقلم سے نازل ہوا ہے اسکا باوشاہ فی الحقیقت اس ظہور اعظم میں خدائے قدیم کے ارادے کے آسمان سے نازل ہوا ہے۔

اے دنیا والو! اس ظہور اعظم کی فضیلت یہ ہے کہ جو کچھ اختلاف اور فساد ونفاق کا سبب تھا اسے ہم نے کتاب میں سے محو کر دیا۔ اور جو کچھ محبّت اور اتفاق واتحاد کا باعث تھا اس کو لکھ دیا"

الغرض تمام مذاہب کی روح وبنیاد، محبت ہی واتحاد مذاہب کا علم حاصل کرنا چاہیئے۔ اور بڑے زور سے دنیا میں اسے پھیلانا چاہیئے۔ جب لوگ یہ جان جائینگے کہ ہمارے مذاہب اصل میں ایک ہی مذہب ہیں تو پھر وہ آسانی سے سمجھ لیں گے کہ یہ لڑائی۔ یہ تفرقے۔ یہ غیریت ہم کیوں روا رکھیں۔ اس کا لازمی نتیجہ اتحاد اقوام کی شکل میں نمودار ہوگا۔ سب قوموں کے دل مل جائیں گے۔ جدائی کی دیواریں درمیان سے اٹھ جائیں گی۔

آیئے ہم سب ملکر اتحاد مذاہب کی روشنی دنیا میں پھیلادیں بھائی زندگی کا تو یہ بہت بڑا مقصد ہے۔ ہم لوگ دنیا کی مدح وذم

سے بے پرواہ ہو کر اتحاد مذاہب اور اتحاد اقوام کے لئے شب و روز سرگرم عمل ہیں۔ چاہے ہمیں اس راہ میں کچھ بھی پیش آئے ہم اس اہم اور برتر مقصد کے پھیلانے میں مصروف رہیں گے۔ ہمارا یقین ہے کہ آج اس مبارک مقصد کے لئے جو کوئی کمربستہ ہو کر کھڑا ہو گا خدا اسے کامیاب فرمائے گا۔

آج دنیا کا سب سے بڑا مرض اختلاف ہے جس سے لڑائی جھگڑے پھیل رہے ہیں۔ فسادات ہو رہے ہیں۔ قتل و غارت کے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ سب لوگ کشمکش اور خوف و ہراس میں مبتلا ہیں۔ یہ خطرناک حالات اس وقت تک نہیں بدل سکتے۔ جب تک لوگوں کے دل نہ بدل جائیں اور دل اس وقت تک نہیں بدل سکتے جب تک یہ موجودہ مذہبی تعصب دور نہ ہو اور تعصب اس وقت تک دور نہیں ہو سکتا جب تک لوگ ایک دوسرے کے مذہب کی حقیقتوں کا علم حاصل نہ کریں اور یہ نہ سمجھ لیں کہ اصول درحقیقت سب مذاہب کے ایک ہیں۔ فروعات پر لڑنا بے عقلی ہے۔

یہ علم اتحاد مذاہب تعصب کی آگ کو بجھانے والا پانی ہے اور دلوں کی بیماری دور کرنا اصل اور حقیقی علاج ہے جس کے بعد سب کام درست ہو جائیں گے۔

انجمن اتحاد مذاہب

اتحاد مذاہب کا علم پھیلانے اور تمام اہل مذاہب کو ملانے کے لئے دفتر کوکب ہند کی طرف سے جو لٹریچر شایع ہوا ہے وہ اہل علم میں مقبول ہو رہا ہے۔ مدیر کوکب ہند تقریر و تحریر کے ذریعہ بھی اتحاد مذاہب کے لئے مصروف خدمت ہے گزشتہ دنوں کمرشل ہائی اسکول دہلی میں جلسہ اتحاد مذاہب ہوا تھا جس میں بہت سے قابل و لائق حضرات اس مقصد کی خدمت کرنیوالے مل گئے جنھوں نے نظم و نثر میں عمدہ کتابیں اتحاد مذاہب پر لکھی ہیں۔

انجمن اتحاد مذاہب قایم کی گئی ہے جس میں ہر مذہب و ملت کے لوگ شریک ہو سکتے ہیں جو کسی طرح بھی اتحاد مذاہب کے مقصد عظیم کی تائید و خدمت کرنے کو تیار ہوں۔

دہلی سے باہر کے حضرات بھی انجمن اتحاد مذاہب دہلی کے ممبر ہو سکتے ہیں اور حسب موقع اپنے شہر میں انجمن اتحاد مذاہب قایم کر سکتے ہیں۔

(سکرٹری انجمن اتحاد مذاہب معرفت کوکب ہند۔ دہلی)